www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

آہ، صدر ضیاء الحق شہید!

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کی خونی سہ پہر اہل وطن شاید مدتوں فراموش نہ کر سکیں، جب پاکستان کے چیف آف آرمی سٹاف اور صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق مع اپنے رفقائے کار کے ایک ہوائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے ——— مرحوم صدر بہاولپور میں فوجی مشقوں کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ واپسی پر، جب ان کے طیارہ کو پرواز کیے بمشکل ابھی تین چار منٹ گزرے ہوں گے کہ طیارے نے ایک جھکائی لی، ذرا سا سنبھلا اور پھر زمین پر گر کر ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ گیا ——— طیارے میں سوار تیئس متنفس میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ بچا اور تباہ شدہ طیارہ کے ٹکڑوں کے ساتھ ساتھ تیئس انسانی جسموں کے اعضاء بھی دور دور تک بکھر گئے! ——— یہ کوئی باقاعدہ سازش تھی، تخریب کاری ہے، وحشیانہ قتل کی لرزہ خیز واردات ہے یا محض ایک فضائی حادثہ، جو طیارے میں کسی فنی خرابی کے باعث پیش آیا، سر دست اس بارے کوئی یقینی بات کہنا مشکل ہے ——— ہاں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اس حادثہ کی بنا پر، ملت اسلامیہ ایک عظیم راہنما سے، اور پاکستان کی مسلح افواج متعدد بیش قیمت، مایہ ناز جرنیلوں اور افسران سے محروم ہو گئی ہیں ——— ساتھ ہی ساتھ پاکستان میں شرافت کی سیاست و حکومت کا ایک یادگار دور اچانک اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

——— إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ!

دعا ہے، اللہ تعالیٰ ان تمام شہداء کو، ان کی کوتاہیوں سے درگزر فرماتے ہوئے، اپنے خصوصی جوارِ رحمت میں جگہ دے ——— اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَعَافِهِمْ وَاعْفُ عَنْهُمْ ——— آمین!

قارئین کرام جانتے ہیں، فکر و نظر کے انہی صفحات میں ہم نے صدر صاحب پر برسوں کڑی تنقید کی ہے ——— لیکن اگر دل کی بات کو زبان پر، یا نوکِ قلم پر لانا کوئی عیب نہیں بلکہ مستحسن فعل ہے، تو یہ ایک حقیقت ہے کہ صدر صاحب کے طریقِ کار یا ان کی پالیسیوں کے ناقد ہونے کے باوجود، ان کی زندگی کے آخری لمحات تک، ہم ان سے بدظن ہونے یا ان کی نیت پر شک کرنے میں اپنے تئیں آمادہ نہ کر سکے۔ چنانچہ نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں ان سے بالکلیہ مایوس ہونے کی بجائے، ان کے ہر نئے وعدہ پر اعتبار کر لینے ہی کو جی چاہتا رہا ——— یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریروں کے حوالہ سے، ہم ان کا عہد انہیں بار بار یاد دلاتے رہے، کہ اگر انہوں نے کتاب و سنت کی حکمرانی کا نعرہ لگایا ہے تو عملاً اس کے نتائج بھی سامنے آنے چاہئیں، یا نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں پیش رفت بھی خالص کتاب و سنت کی بنیادوں پر، اور اسی کی راہنمائی میں ہونی چاہیے! ——— ہماری یہی باتیں تنقید کا روپ دھار لیتی رہیں، کبھی نرم لہجہ میں، تو بسا اوقات تند و تلخ انداز میں۔ تاہم خوفِ خدا، اتباعِ رسول ؐ اور فکرِ آخرت کے حوالہ سے، اللہ احکم الحاکمین کی حاکمیت اور دینِ حنیف کی عظمت و سربلندی کے لیے ——— اسلام کی حمایت اور اہلِ اسلام کی خیر خواہی اور بھلائی کے لیے!

یہ کڑی تنقید اور پھر حسنِ ظنی بھی! ——— یہ دو ایسی متضاد باتیں تھیں کہ جن کی عقلی توجیہ ہم کبھی نہ کر سکے، تاہم ان کی وفات کے بعد جو عزت و شہرت انہیں ملی اور پوری دنیا میں جس انداز سے اُن کی خدمات کو سراہا گیا، اپنوں کی طرف سے اور بیگانوں کی طرف سے بھی انہیں خراجِ تحسین پیش کیا گیا، حتیٰ کہ ان کی اچانک موت نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے ——— تو اس سے یہ عقدہ وا ہو گیا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کی واحد وجہ ان کی اسلام دوستی، اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے ان کی تڑپ، محبت، خلوص اور ہمدردی تھی ــــ جی ہاں، واقعی وہ ایک مردِ مومن تھے کہ جو اپنی زندگی میں نہیں، بلکہ اپنی موت کے بعد کھل کر سامنے آئے۔ اور اس ایمانی دولت ہی نے انہیں شہرت و عظمت کی ان بلندیوں تک پہنچایا ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

"وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ" (المنافقون: ۸)

کہ "عزت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہے اور مومنوں کے لیے بھی، لیکن منافقین (اس بات کو) نہیں جانتے!"

نیز فرمایا،

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ!" (التوبۃ: ۱۲۰)

کہ "اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے!"

الغرض، مرحوم صدر ضیاء الحق کے طریقِ کار اور ان کی پالیسیوں سے اختلافِ رائے پہلے بھی ممکن تھا اور آج بھی ہو سکتا ہے ــــ اپنی تمام تر نیک تمناؤں کے اظہار کے باوجود، نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں وہ کیوں کامیاب نہ ہو سکے اور اس راہ میں کون سے موانع انہیں حائل تھے، یہ امر بھی زیرِ بحث لایا جا سکتا ہے۔ لیکن حالات نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ ایک مخلص مسلمان، محبِ وطن، دردمند دل رکھنے والے، عابد زاہد، درویش صفت اور اسلام دوست حکمران تھے۔ چنانچہ مستقبل کی خدا جانے، کم از کم ماضی میں اہلِ پاکستان کو ان صفات کا حامل حکمران، ان کے علاوہ میسر نہ آسکا! ــــ اس ادّعاء کے مزید ثبوت کے طور پر وطنِ عزیز کی گزشتہ چالیس سالہ تاریخ پر بھی ایک طائرانہ نگاہ ڈال لینا ضروری ہے!

کون نہیں جانتا کہ یہ ملک پاکستان "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی مقدس نظریاتی بنیادوں پر معرضِ وجود میں آیا تھا ــــ مسلمانانِ برصغیر کی طرف سے اللہ رب العزت کے ساتھ اس عہد کے نتیجے میں، کہ اگر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں ایک الگ خطۂ سرزمین مل جائے، تو اس میں رہ کر وہ اپنی زندگیاں کتاب و سنت کی راہنمائی میں بسر کریں گے! ــــ بانیٔ پاکستان محمد علی جناح مرحوم کو تو قدرت نے مہلت ہی نہ دی، اور اس سے قبل کہ یہ ملک واقعۃً اپنی نظریاتی بنیادوں پر استوار بھی ہو جاتا، وہ اس دنیا سے اٹھ گئے۔ لیکن ان کے بعد کا تقریباً تئیس سالہ دور، ایسا دور ہے کہ جس میں یہ عہد نہ صرف مسلسل فراموش کیا جاتا رہا، بلکہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جب ملک میں ایک بالکل ہی بے خدا نظام "سوشلزم" کے نام کی دہائی دی جانے لگی اور حالات اس نہج پر آ گئے کہ اسلام اور مسلمانی کا نام ایک گالی بن کر رہ گیا ــــ جس کی پاداش میں اگر ایک طرف ملک کا مشرقی بازو ٹوٹ کر بنگلہ دیش بن گیا، تو دوسری طرف بچے کھچے پاکستان میں بھی لوٹ مار، ظلم و ستم، عصیان و معصیت، شر و فساد اور اکھاڑ پچھاڑ کا بازار گرم ہوا ــــ پاکستان کی تاریخ کا یہ ایک تاریک ترین دور تھا کہ جس میں "قومی اتحاد" روشنی کی ایک کرن بن کر چمکا اور جس کے نتیجے میں "تحریکِ نظامِ مصطفےٰ" برپا ہوئی ــــ اس تحریک نے، جو مسلمانانِ پاکستان کی بیش قیمت قربانیوں کی ایک لازوال داستان ہے، وقت کے حکمران کے کس بل نکال دیئے! اور سوشلزم کا یہ داعی تخت و تاج سے الگ ہونے پر مجبور ہوا!

۵۔ جولائی ۱۹۷۷ء کو مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق برسرِ اقتدار آئے، تو قومی اتحاد کے راہنماؤں کی اصلیت کھل کر سامنے آ گئی۔ اور نہ صرف حالات نے یہ ثابت کر دیا، بلکہ ان میں سے کئی ایک نے تو زبان سے بھی یہ اعتراف کر ڈالا کہ اس تحریک سے ان کا مقصد صرف بھٹو سے نجات حاصل کرنا تھا! ــــ

یہ راہنمایانِ قوم اگر متحد رہتے اور مشن سے غداری نہ کرتے تو عجب نہیں، قوم کو اس کی گمشدہ منزل دوبارہ مل جاتی۔ لیکن افسوس، ان لوگوں نے نہ تو شہدائے تحریک کے لہو کی لاج رکھی، اور نہ خدا اور رسولؐ کی شرم ہی انھیں دامنگیر ہوئی ــــ انھوں نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا۔ اور نتیجۃً "تحریکِ نظامِ مصطفےٰ" اس وقت ناکام ہو گئی جبکہ کامیابی کی منزل بالکل قریب تھی!

بلاشبہ اسلام پسند عوام اور کارکنانِ تحریک کو اپنے ان قائدین کے رویہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سخت دھچکا لگا تھا، کہ سیاستدانوں کے علاوہ ان میں نامور علمائے دین بھی شامل تھے۔ لہٰذا ہر طرف سے مایوس ہو کر نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں اب صدر صاحب ہی ان کی جملہ توقعات کا مرکز و محور تھے! ــــ ادھر صدر صاحب نے جن کڑے اور نازک ترین حالات میں کاروبارِ حکومت سنبھالا تھا، نفاذِ شریعت کے اس سب سے اہم مسئلہ کے علاوہ دیگر کئی اہم مسائل بھی ان کے پیشِ نظر اور ان کی فوری توجہ کے متقاضی تھے۔ مثلاً گندی سیاست سے نجات، استحکامِ ملک، استحکامِ معیشت اور امن و امان کی بحالی وغیرہ! ــــ تاہم نفاذِ شریعت کو انہوں نے ترجیح دیتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ:

"نفاذِ اسلام کا نعرہ تو یہاں ہر دورِ حکومت میں لگایا جاتا رہا ہے، لیکن اب وہ وقت آگیا ہے کہ اس ملک میں کتاب و سنت کی حکمرانی ہوگی!"

بلاشبہ یہ ان کے دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی آواز تھی، تاہم یہ کوئی آسان کام نہ تھا ــــ بھلا جس ملک کے رسائل و اخبارات، سیاستدان اور دانشور، دن رات "جمہوریت، جمہوریت" کا ورد کر رہے ہوں، اس کے نام کی مالا جپتے ہوں، اور بالخصوص جبکہ اسلام اور جمہوریت کے مابین باہم دور کا بھی تعلق نہ ہو، تو ایک اسلام پسند شخص کے لیے، خواہ وہ حکمران ہی کیوں نہ ہو، اس بے ہنگم شور کو نظر انداز کر کے، شور مچانے والوں کو کھرے، سچے اور خالص اسلام پر جمع کر دینا آخر کہاں تک ممکن ہے؟ ــــ ظاہر ہے، وہ اسلام اور جمہوریت کے درمیان ہی اٹک کر رہ جائے گا۔ اور یہی ہوا بھی! ــــ علاوہ ازیں، جس ملک کے علماء (الا ماشاء اللہ) نام شریعت کا لیتے ہوں، لیکن اپنے ایک کاندھے پر جمہوریت اور دوسرے پر فتاویٰ عالمگیری لادے پھرتے ہوں، ان سے راہنمائی اور کتاب و سنت کی حمایت کی توقع کہاں تک کی جا سکتی ہے؟ ــــ چنانچہ یہ لوگ انہیں راہنمائی تو خیر کیا دیتے، الٹا ان کے لیے ایک مسئلہ ہی بنے رہے! ــــ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ وہ بڑے عوامل تھے کہ جو نفاذِ شریعت کی راہ میں حائل رہے، ورنہ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں باقاعدہ تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد اسلام کی آواز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلند کرنے والا، اور یوں اپنی نوعیت کی واحد اور منفرد مثال قائم کرنے والا اسلام کا ایک عظیم سپوت، خود اپنے ملک میں دینِ اسلام کی سربلندی کا خواہاں کیوں نہ ہوگا؟ ـــــ بہرحال صدر صاحب گو ہر مقصود حاصل کرنے میں تو ناکام رہے، البتہ نفاذِ شریعت کے سلسلہ میں پیش رفت ضرور کر گئے، کہ نظامِ صلوٰۃ، نظامِ زکوٰۃ و عشر، وفاقی شرعی عدالت کا قیام، قراردادِ مقاصد کو دستور کا حصہ بنانا، نفاذِ شریعت آرڈی نینس وغیرہ، جس کی متعدد مثالیں ہیں۔ اگرچہ ان کے خاطر خواہ عملی نتائج سامنے نہ آسکے، تاہم ان کا ایک فائدہ بہرحال ہوا کہ جس سے صرفِ نظر کرنا ناممکن ہے۔ اور وہ یہ کہ ان کے ان اقدامات سے اندرونِ ملک بھی اور بیرونِ ملک بھی پاکستان کا اسلامی تشخص اجاگر ہوا، اسلام کا وقار بلند ہوا، اس کے نام کا چرچا ہونے لگا ـــــ اسلام اور کتاب و سنت کا نام عقیدت و احترام سے لیا جانے لگا، حتیٰ کہ اسلام بیزار طبقہ نے بھی جب کوئی بات کہنا چاہی، تو اسلام اور کتاب و سنت کے حوالے سے کہی ـــــ اگرچہ غلط سلط ہی سہی، تاہم انہیں اس سے مجالِ انکار نہ تھی! ـــــ اسی طرح اسلام پسند طبقہ کو بھی کوئی بات کہتے وقت یہ توقع ہوتی تھی کہ اس کی بات یقیناً سنی جائے گی ـــــ اب اسلام اور مسلمانی ایک گالی نہ رہے تھے، بلکہ مسلمانی قابلِ فخر خیال کی جانے لگی اور اسلام، ایک نظامِ حیات کے طور پر، ملک میں گویا ازسرِنو متعارف ہوا۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ملک میں اکتالیس سال کے طویل اور کٹھن انتظار کے بعد بھی نفاذِ شریعت کا خواب اگر شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا تو سیاست بازوں کے سیاسی ہتھکنڈوں اور علماء سوء کی فرقہ بندیوں کو اس میں بہت بڑا دخل رہا ہے۔ اور ماضی قریب میں سیاستدانوں سے عوام کی نفرت کے علاوہ اگر علماء بھی معاشرہ میں نکو بن کر رہ گئے ـــــ ساتھ ہی ساتھ اسلام بھی نہ صرف بدنام ہوا، بلکہ ملک میں الحاد کی راہیں بھی ہموار ہوئیں، تو اس کی بڑی وجہ یہی سیاست بازی اور فرقہ بندی تھی ـــــ لیکن صدر صاحب کے مختلف اقدامات سے جہاں سیاسی دھما چوکڑی میں ایک حد تک کمی واقع ہوئی، وہاں علمائے دین کا احترام بحال ہوا اور اسلام کے نام کو بھی سربلندی ملی ـــــ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حوالے سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ صدر صاحب نے وہ کام ضرور کر دکھایا جو یہ علماء اور سیاستدان نہ کر سکے تھے ۔۔۔ بقول کسے :

کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے پاکباز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا!

صدر صاحب کا ایک بہت بڑا کارنامہ ان کی بے لچک افغان پالیسی بھی ہے۔ اس محاذ پر انہوں نے اپنوں اور بیگانوں کی شدید مخالفت کے باوجود جس مضبوطیٔ اعصاب، ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کا ثبوت دیا، وہ انہی کا حصہ ہے ـــــ کون نہیں جانتا کہ افغان مجاہدین نے اگر میدانِ قتال وجہاد میں قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کر دی، تو سیاسی محاذ صدر صاحب انتہائی خوش اسلوبی سے سنبھالے رہے؟ ـــــ پاکستان اور افغان مجاہدین کی انہی مشترکہ کوششوں کا یہ نتیجہ تھا کہ ایک سپر پاور انتہائی ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوئی اور اسے ناکام ونامراد واپس لوٹنا پڑا ـــــ روس کے عزائم ڈھکے چھپے نہیں، یہ سفید ریچھ اگر افغانستان میں اپنے پنجے گاڑنے میں کامیاب ہو جاتا تو گرم پانیوں تک پہنچنے میں شاید اسے کسی قابلِ ذکر مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اور پاکستان اس کی راہ کی دوسری منزل تھی۔ الحمد للہ، کہ دشمن خائب وخاسر ہوا۔ اور یوں مرحوم صدر نے اس سلسلہ میں وہ خدمت انجام دی ہے کہ مسلمان اسے برسوں یاد رکھے گا اور اس کی آئندہ نسلیں ان کا نام عقیدت واحترام سے لیا کریں گی ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں!

تین ساڑھے تین سال تک مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق، اقتدار سول حکومت کے حوالے کر کے کاروبارِ حکومت سے بڑی حد تک لاتعلق ہو گئے تھے۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ پیشتر وہ اس حکومت کو معزول کر کے ایک نئے عزم کے ساتھ دوبارہ سامنے آئے تھے۔ اور آتے ہی انہوں نے بڑے جوش وجذبہ سے کام شروع کر دیا۔ چنانچہ "نفاذِ شریعت آرڈی نینس" ان کا تازہ اقدام تھا۔ اور ممکن تھا کہ اصلاح وترمیم کے بعد اگر اس آرڈی نینس کا نفاذ ہو جاتا، تو نفاذِ شریعت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سلسلہ میں یہ ایک اہم قدم ثابت ہوتا! —— لیکن کسے معلوم تھا کہ بجھتے چراغ کی یہ آخری بھڑک ہے؟ ۔ چنانچہ ایک ناگہانی حادثے کے نتیجے میں وہ خالقِ حقیقی سے جا ملے! انا للہ وانا الیہ راجعون!

بلاشبہ ان کے بعد برسرِ اقتدار آنے والوں نے ان سے عقیدت و محبت کے اظہار میں کوئی کمی نہیں اٹھا رکھی، لیکن اس عقیدت و محبت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ ان کے مشن سے وفاداری استوار رکھتے ہوئے ان کے عزائم اور وعدوں کی تکمیل کی جائے —— ویسے بھی یہ فریضہ ان پر، اللہ رب العزت کی طرف سے عائد ہوتا ہے کہ:

"اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝" (الحج : ۴۱)

کہ "وہ لوگ جنھیں ہم تمکن فی الارض عطا فرمائیں، تو (ان کی یہ ڈیوٹی ہے کہ) وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ کی ادائیگی کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں ۔ اور انجام کار تو اللہ (رب العزت) ہی کے اختیار میں ہے!"

مسلمانانِ پاکستان کے لیے یہ تازہ حادثہ لمحۂ فکریہ بھی ہے اور مقامِ عبرت بھی، عوام الناس کے لیے بھی اور والیانِ اقتدار کے لیے بھی! — کہ نہ جانے قدرت کی طرف سے کب اور کس وقت بُلاوا آجائے؟ —— تو پھر جو مہلتِ زندگانی ہمیں حاصل ہے، کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احکامِ الٰہی کے سامنے سر جھکا دیا جائے؟ کہ کرنے کا اصل کام تو یہی ہے! —— ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ مرحوم صدر کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی، وہ صرف اور صرف ان کی اسلام دوستی، اسلام اور مسلمانوں کی خدمت سے انھیں حاصل ہوئی — تو پھر کیا نئے برسرِ اقتدار آنے والوں کے لیے بھی یہ مقام باعثِ رشک ہے یا نہیں؟

فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ —— وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ!

(اکرام اللہ ساجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ